مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کی

ایک

نئی اور بالکل تازہ تصنیف

تاریخ دعوت و عزیمت

حصہ سوم

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی معرکۃ الآراء کتاب تاریخ دعوت و عزیمت کے دو حصے دار المصنفین اعظم گڈھ کے زیر اہتمام چھپ چکے تھے جو نہایت مقبول ہوئے، اب اس کا تیسرا حصہ مجلس تحقیقات و نشریات اسلام کے زیر اہتمام طبع ہو چکا ہے اس حصہ میں حسب ذیل بزرگوں اور اصحاب دعوت و عزیمت کی سوانح حیات، صفات و کمالات تجدیدی و اصلاحی کارنامے اور ان کے تلامذہ اور مریدین کا تذکرہ و تعارف ہے۔

(۱) حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (۲) سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ (۳) حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ

قیمت مجلد مع گرد پوش چھ روپے

مکتبۂ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

ورضوانٌ من اللہ اکبر

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

جون

سالانہ تین روپے ۔ فی پرچہ ۳۰ نئے پیسے

مدیر
محمد ثانی حسنی

معاون
امۃ اللہ تسنیم

دفتر ماہنامہ رضوان ۔ گوئن روڈ ۔ لکھنؤ

RIZWAN Lucknow Regd. No. A-197

ہماری

چند اہم کتابیں

زادِ سفر ۔ مترجمہ امۃ اللہ تسنیم بمقدمہ علامہ سید سلیمان ندوی رح امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب ریاض الصالحین کا سلیس اور عام فہم ترجمہ جس میں وہ صحیح روایات ہیں جن کا تعلق فضائل اعمال اخلاق اصلاح و تہذیب اور زندگی کے روزمرہ کے احکام و مسائل سے ہے ۔ یہ کتاب بہترین دینی مصلح اور مربی و مرشد کا کام کرتی ہے ۔ ہر عنوان کے نیچے پہلے قرآن مجید کی آیات مع ترجمہ پھر احادیث ہیں ——— مکمل مجلد آٹھ روپے

حسنِ معاشرت ۔ مصنفہ والدہ مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی ۔

مسلمان لڑکیوں کیلئے ایک ایسی کتاب جسمیں دینی ہدایات کیساتھ میکہ سے سسرال تک کے تمام امور خانہ داری سلیقہ شعاری رہن سہن کے سارے طریقے بتائے گئے ہیں ۔

قیمت ۶۲ پیسے

ہمارے حضور ۔ بچوں کیلئے اپنے طرز پر ایک نئی آسان اور مفید کتاب جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو بڑے اچھے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے جو بچوں کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے ۔ یہ کتاب امۃ اللہ تسنیم صاحبہ ایڈیٹر رضوان کی قصص الانبیاء کا آخری حصہ ہے ۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام ۔ گوئن روڈ ۔ لکھنؤ

مدنی اقبال دہلی آرٹ پریس دہلی میں چھپا

جرائد
۳۱۵۵
۵۹۲۹۲

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان

رضوان

جلد (۷) | جون سنہ ۱۹۶۳ء مطابق محرم الحرام سنہ ۱۳۸۳ھ | نمبر (۶)

اگر اس دائرہ میں ◎ سُرخ نشان ہو تو

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سال خریداری ختم ہو چکا ہے براہ کرم آئندہ سال کے لئے زرِ چندہ زیادہ سے زیادہ بیس تاریخ تک روانہ کر دیجئے ورنہ اپنی رائے سے مطلع کیجئے اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آئندہ شمارہ وی پی سے ارسال ہوگا جس میں آپ کے ۶۲ نئے پیسے لگیں گے

سالانہ چندہ

ہندوستان میں .. .. .. تین روپیہ	ممالک غیر بحری ڈاک ... ۸ شلنگ
پاکستان میں .. .. تین روپیہ ۵۰ نئے پیسے	ممالک غیر ہوائی ڈاک .. ۱۰ شلنگ

پاکستان میں ترسیل زر کا پتہ

ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات متصل خیر المدارس ملتان (مغربی پنجاب)

(۱) جن صاحب کو کسی ماہ کی ۱۰ تاریخ تک پرچہ نہ ملے وہ خریداری نمبر کے حوالہ سے مطلع فرمائیں، ورنہ تعمیل مطلوبہ میں تاخیر ہوگی۔

(۲) پاکستانی حضرات ترسیل زر کے علاوہ جملہ خط و کتابت مع حوالہ نمبر خریداری پتہ ذیل سے کریں

نوٹ: ایجنٹ حضرات براہ راست گفتگو کریں

دفتر

ماہ نامہ "رضوان" ۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

فہرست

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
(۱)	ہماری بات	مدیر	۳
(۲)	تعلیماتِ قرآن	مولانا محمد منظور نعمانی	۵
(۳)	رسول اللہ نے فرمایا	امۃ اللہ تسنیم	۷
(۴)	کوریا میں اسلامی روشنی (نظم)	شفیق جونپوری	۹
(۵)	زندگی کے دو پہیے	مولانا عبد السلام قدوائی	۱۰
(۶)	مسلمان ماؤں کی ذمہ داریاں	اُم جمیلہ (الٰہ آباد)	۱۵
(۷)	محرم کی دس تاریخ	نثار فاطمہ	۲۰
(۸)	صُبح کا سماں (نظم)	سید عبد الرب صوفی	۲۳
(۹)	ناقابل فراموش	ماخوذ از "ایشیا" لاہور	۲۴
(۱۰)	نیاسالینڈ کے مسلمان	محمد تقی الدین فردوسی	۲۷
(۱۱)	انمول موتی	راشدہ نظیر	۳۰
(۱۲)	لڑکی کو رخصت کرتے وقت (نظم)	ماسٹر خلیل ملکاپوری	۳۲
(۱۳)	تم کیا کرو؟	خیر النساء بہتر	۳۳
(۱۴)	چند مفید نسخے	ماخوذ از "بتول" لاہور	۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری بات

"سنہ ۱۹۱۳ء، ۱۹ فروری کو تمام ہندستان میں ترکوں کی فتح کے لئے دعا مانگی گئی اور ترکوں کی امداد کے لئے "ہلال احمر" قائم کی گئی، اسوقت جوش کا یہ عالم تھا کہ ایک سرحدی عورت نے اپنے ایک نو ماہ کے بچے کو ہلال احمر کے حوالہ کر دیا، یہ بچہ ساٹھ پونڈ میں نیلام کیا گیا"۔

(تاثرات و تصورات عابد وحید خاں)

آپ نے مندرجہ بالا خبر پڑھ کر کیا اندازہ لگایا کہ آخر وہ کون سا جذبہ تھا، جس نے ترکوں کی ہمدردی میں ماں کی گود سے دودھ پیتے بچے تک کو قربان کر دیا، اس سے کون انکار کرے گا کہ یہ جذبہ خالص اسلام کی محبت کا جذبہ تھا، ترکوں سے محبت و تعلق ہی اسی بنا پر تھا کہ انھوں نے صدیوں اسلام کی خدمت کی اور اسلام کے جھنڈے کو یورپ کی سرزمین تک میں گاڑ دیے —— دوسری طرف یہ معلوم ہوا ہوگا کہ اسلامی رشتے سے بڑھ کر کوئی رشتہ نہیں، نہ بھائی کا نہ اولاد کا، جس کی بڑی مثال اس ماں کے عمل سے ظاہر ہے۔

آج بھی ہم مسلمان کہلاتے ہیں، اسلام سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں،

اور پھر آج سب سے زیادہ اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے لیکن کتنی مائیں ہیں جو اپنے بیٹوں اور نونہالوں کو قربان کرنے کو تیار ہیں، اس کے برخلاف مائیں اپنی اولاد کو جان بوجھ کر ایسے ماحول میں جھونک رہی ہیں جو ان کو تباہ کرنے کے لئے بم سے کم نہیں، مائیں اس کے لئے تیار ہیں کہ ان کی اولاد مغربی تہذیب میں پل کر عظمت رفتہ کو داغدار کرے، بد اخلاقی اور بیحیائی کا علمبردار بنے لیکن اس کے لئے تیار نہیں کہ ان کے نونہال دین و مذہب کے نام پر قربان ہوں، اگر ایک ماں اپنے بچے کو یہ کہہ کر اپنے سے علیحدہ کردے کہ یہ بچہ مذہب کے لئے وقف ہے تو آس پاس کے لوگ اس کو بے وقوف کہیں گے، یہ سب اس لئے ہے کہ ہمارا تعلق دین سے برائے نام رہ گیا ہے اور ہم اس کے لئے تیار نہیں کہ ہماری اولاد دین اسلام کی ترقی کا کام کرے، یا ایسے ماحول میں پرورش پائے جو خالص دینی اور اسلامی ہو، جس کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سارے جوہر نکلتے جارہے ہیں جن کی وجہ سے مسلمان اُمت کا بچہ بچہ دوسروں کی نگاہوں میں شاہین سے کم درجہ نہیں رکھتا ہے، اصل میں قصور ماؤں کی بے توجہی مغربی تہذیب اور تعلیم کا رواج، ماحول اور سوسائٹی کی گندگی کا ہے جس نے پوری قوم کی ماہیت بدل ڈالی ہے سرسید احمد خاں کا مغربی تعلیم کے متعلق ایک قول مشہور ہے کہ :-

"مغربی تعلیم نے ہمیں عربی گھوڑا بنانے کے بجائے محض خچر بنا کر چھوڑ دیا ہے"۔

(عظمت رفتہ)

تعلیمات قرآن

☆ :- مولانا محمد منظور نعمانی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ — (لقمان)

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کوئی مطالبہ ادا نہیں کرسکے گا اور نہ کوئی بیٹا اپنے ماں باپ کی طرف سے کسی مطالبہ کی ادائیگی کرے گا، بلکہ ہر ایک کو اپنی ہی فکر ہوگی، یقین کرو کہ اللہ کا وعدہ بالکل حق اور اٹل ہے، پس یہ دنیوی زندگانی تم کو دھوکے میں ڈالے اور اسی طرح دھوکے باز، شیطان اللہ کی طرف سے تم کو کسی فریب میں مبتلا نہ کردے۔

ان آیتوں میں تو تقوے اور خوف خدا دلوں میں پیدا کرنے کے لئے قیامت اور آخرت کے شدائد اور ہولناک مناظر کا بیان کیا گیا ہے (اور بلاشبہ یہ ایسا بیان ہے کہ اگر کسی دل میں اس کو سن کر بھی خدا کا خوف اور آخرت کی فکر پیدا نہ ہو تو بلاشبہ وہ دل پتھر کا ہے۔)

اور بہت سی دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے قہر و عذاب کا ذکر کرکے بھی دلوں میں تقوے پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ ہی میں ارشاد ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابْ

(بقرہ ع ۲۴)

اور ڈرو اللہ سے اور یقین جانو کہ (مجرموں کو) اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔

اسی طرح سورۂ مائدہ کے پہلے ہی رکوع میں فرمایا گیا ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (مائدہ ع ۱)

اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ (مجرموں کو) سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور صرف ایک آیت درمیان میں چھوڑ کر دوسری ہی آیت میں یہ بھی فرمایا گیا ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (مائدہ ع ۱)

اور ڈرو اللہ سے اللہ بڑی جلدی حساب کرنے والا ہے۔

اور دو تین آیتوں کے بعد پھر فرمایا ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (مائدہ ع)

"اور ڈرو اللہ سے یقیناً اللہ سینوں کے چھپے ہوئے راز بھی جانتا ہے۔"

اور اس سے اگلی ہی آیت میں پھر فرمایا گیا ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (مائدہ ع ۲)

اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تمہارے احوال سے آگاہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

★: ——— امۃ اللہ تسنیم

اسلام کی سات ہدایتیں

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، چھینک کا جواب دینے، قسم دینے والے کی قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت قبول کرنے اور اسلام کو رائج کرنے کا حکم دیا ہے (بخاری، مسلم)

زخم پر آپ کا عمل

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص کسی زخم یا گھاؤ کی شکایت کرتا تو حضورؐ انگلی سے اس طرح اشارہ کرکے فرماتے (جس کو سفیان بن عیینہ راوی نے اپنے کلمہ والی انگلی زمین پر رکھ کر اٹھایا اور کہا اس طرح)

بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بغضنا یشفی بہ سقیمنا باذن ربنا۔ ترجمہ:۔ ہماری زمین کی مٹی مسلمان کا لعاب، دہن اللہ کے حکم سے بیمار کو شفا ہوگی۔

مریض کے لئے دعا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی گھر والے کی عیادت کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اذھب البأس

اسقف انت الشافی لا شفاءِ الا شفائک شفاء لا یغادر سقما

(ترجمہ) اے اللہ اے لوگوں کے رب خوف دور کر اور شفا دے تو شفا دینے والا ہے نہیں ہے شفا مگر جو تو شفا عطا فرمائے، ایسی شفا کہ مرض کو نہ چھوڑے۔ (بخاری)

درد کی دوا حضرت ابی عبد اللہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی جو اُن کے جسم میں تھا، آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ، اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ کہو۔

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عزت قدرت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اسکی بُرائی سے (یعنی جو درد میں اپنے بدن میں پاتا ہوں اس سے بچنا چاہتا ہوں (مسلم)

یقینی شفا حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کو موت ابھی نہ آئی ہو اور اس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ کہے: اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ (ترجمہ) "میں اللہ تعالیٰ سے جو بڑے عرش کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ وہ تم کو شفا عطا فرمائے"۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت بخشے گا۔

(ابو داؤد، ترمذی)

حضرت شفیق جونپوری

کوریا میں اسلامی روشنی

"حسب ذیل نظم محترم عزیز ربانی صاحب نے اپنے مرحوم بھائی حضرت شفیق جونپوری کی ارسال کی ہے جسے ہم بڑے شوق سے شفیق صاحب کی یاد کے ساتھ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں اللہ انکی مغفرت فرمائے
ایڈیٹر

بصد رفتار معشوقانہ برق آشیاں آئی
اُدھر چمکی اِدھر تڑپی وہاں پہنچی یہاں آئی

چمن پر ختم کیا صحرا میں شور ہاؤ ہو اُٹھا
ہماری میکدہ بردوش فصلِ گل جہاں آئی

گھٹا بھی کس قدر پہچانتی ہے دیوانوں کو
حرم سے بھی اُٹھی تو جانب پیر مغاں آئی

عجب پُر جوش ہیں ساقی ترے رندانِ میخانہ
جہاں پہنچے وہاں تہذیب کے قالب میں جان آئی

خجل ہونا پڑے گا اے فلک تیرے ستاروں کو
ہماری خاک کے ذرّوں میں بیداری جہاں آئی

رہ لیلیٰ سے جب گزرے قسم ہو خاک مجنوں کی
زمیں سے گرد بھی اُٹھی تو بوئے عاشقاں آئی

قسم ہے سرفروشانِ محبت کے قدم آئے
تو ہر ذرے کے لب پر زندگی کی داستاں آئی

مبارک ہو زمینِ کوریا "یہ" صبح نو تجھ کو
تری سوئی ہوئی بستی میں آوازِ اذاں آئی

حجازی روشنی پھیلی ترے ترکوں کے خیموں سے
تری آغوش میں بھی دولتِ ایماں آئی

تباہی کی طرف لیجا رہی تھی تیرگی تجھ کو
خدا کو رحم آیا زندگی پھر ضوفشاں آئی

تری بستی کو دھلانے تری پیاسوں کی تسکیں کو
ہوا عنبر فشاں آئی گھٹا گوہر چکاں آئی

طریقہ ہی جداگانہ ہے اپنی باغبانی کا
بہاروں میں ڈبو رکھا چمن میں جب خزاں آئی

پرستارانِ حق نے جس جگہ اپنی جبیں رکھ دی
شہنشاہی وہاں انگشتِ حیرت در دہاں آئی

مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی

زندگی کے دو پہیے

زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں، ایک پہیہ مرد ہیں، دوسرا پہیہ عورتیں ہیں، دونوں کے ٹھیک ہونے، ایک رُخ پر چلنے اور ایک ساتھ چلنے سے زندگی کی گاڑی ٹھیک ٹھیک چلتی ہے، لیکن اگر اس کا ایک پہیہ خراب ہو، یا مخالف رُخ پر چلنے لگے یا ایک ساتھ نہ چلے بلکہ آگے پیچھے چلے تو گاڑی یا تو چلے گی نہیں، یا اگر بہت زور دیکر اسے گھسیٹا گیا تو گاڑی آگے بڑھنے کے بجائے خود ہی ٹوٹ جائے گی، غرض کہ کسی طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ صرف ایک پہیہ کے چلنے سے گاڑی چلنے لگے، دونوں پہیوں کا ایک ساتھ چلنا اور ایک ساتھ اور یکساں چلنا ضروری ہے۔

روزمرہ کی زندگی میں آپ جس قدر غور کریں گے یہی نظر آئے گا کہ زندگی کی گاڑی اسی وقت ٹھیک چلتی ہے جب عورت اور مرد دونوں مل کر پورے اتفاق کے ساتھ اسے چلانے کی کوشش کریں ورنہ چاہے جتنی محنت کی جائے اور چاہے جس قدر جان کھپائی جائے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا، اوپر جو مثال بیان کی گئی ہے اسے سامنے رکھ کر سوچیئے کہ ہمیں کس طرح اپنے کام کو آپس میں مل جل کر پورا کرنا ہے۔

گھر چلانے کے لئے اندر بھی بہت سے کام کرنے پڑتے ہیں اور باہر بھی۔

آمدنی کا بڑا حصّہ گھر کے باہر کام سے حاصل ہوتا ہے، چاہے کھیتی ہو چاہے باغبانی، چاہے صنعت ہو، چاہے تجارت، چاہے ملازمت ہو، چاہے مزدوری، سب ہی آمدنی کے بڑے بڑے کام گھر سے باہر ہی انجام دینے پڑتے ہیں لیکن اس محنت و مشقت کا مقصد اپنے گھر کو اچھی طرح سے چلانا اور اپنی ضرورتوں کو پورا کرنا ہوتا ہے، اگر کوئی آدمی اپنی آمدنی باہر ہی خرچ کردے اور گھر خالی ہاتھ آئے تو لوگ اسے بہت بُری نظر سے دیکھیں گے۔

لیکن محض کمانے سے گھر نہیں چلتا ہے، کمائی تو اس کے چلانے کا ایک ذریعہ ہے، آمدنی خواہ کتنی ہی زیادہ ہو، چاہے گھر میں سونے اور چاندی کے انبار لگ جائیں لیکن صرف دولت کے جمع ہو جانے سے گھر نہیں چل سکتا گھر کے چلانے کے لئے آمدنی کے ساتھ خرچ کرنے کا بھی ڈھنگ ہونا چاہئے بلکہ تجربہ کار لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ گھر کے اچھے انتظام کے لئے آمدنی پیدا کرنے سے بہت زیادہ خرچ کرنے کا سلیقہ ہونا چاہیئے، اگر کسی کی آمدنی کم ہے لیکن خرچ کا انتظام معقول ہے تو تھوڑی آمدنی بھی وہ زیادہ آرام اور اطمینان کی زندگی بسر کرسکتا ہے اور اگر خرچ کا ڈھنگ نہیں ہے تو زیادہ سے زیادہ آمدنی کے باوجود تکلیف اٹھائے گا اور اس کا ہر کام خراب ہوگا۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ گھر کو اچھی طرح سے چلانے اور آرام و اطمینان کی زندگی بسر کرنے کے لئے آمدنی حاصل کرنے کی صلاحیت کے ساتھ خرچ کرنے کا سلیقہ بھی بہت ضروری ہے، تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا کیا بندوبست کیا جائے کہ جو رقم محنت و مشقت کے بعد حاصل ہوا اسے

اچھے طریقے سے صرف کیا جاسکے، اس کا ایک طریقہ تو یہ تھا کہ آمدنی کے ساتھ صرف کا انتظام بھی مرد ہی اپنے ذمہ لے اور جس طرح وہ رقم پیدا کرکے گھر لاتا ہو، اس طرح اسے صرف بھی کرنے کی ذمہ داری لے، لیکن اس طرح ایک طرف تو اسکی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اور اس کی فکروں میں اضافہ ہوتا ہے، دوسری طرف عورت کے اختیارات میں کمی ہوتی ہے، وہ بالکل مرد کی محتاج ہوجاتی ہے، اس سے اسکی خودداری کو ٹھیس لگتی ہے، اسکی طبیعت میں کوئی ولولہ باقی نہیں رہتا اور قدم قدم پر محتاجی اور دست نگری کے احساس سے اس کی خود اعتمادی ختم ہوجاتی ہے اور ہر وقت کی محکومی اس کے اندر ذمہ داری سے کسی کام کو کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رکھتی، اس کے علاوہ اسے مرد سے نفرت بڑھتی جاتی ہے اور ہر کام میں اسکی مخالفت کرنے کا خیال ترقی کرتا جاتا ہے، یہاں تک کہ آپس کا میل جول ختم ہوجاتا ہے اور گھر آرام و سکون کی جگہ ہونے کے بجائے میدان جنگ بن جاتا ہے۔

اس مسئلہ کو حل کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کے حقوق و اختیارات متعین کردیے جائیں اور ان کے درمیان تقسیم کار کے اصول پر ذمہ داری بانٹ دی جائے، مردوں اور عورتوں کی بناوٹ ایک دوسرے سے مختلف ہے جس طرح ظاہری طور پر ان کی شکل و صورت میں فرق نظر آتا ہے، اسی طرح اندرونی طور پر بھی ان کی صلاحیتیں مختلف ہیں، عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کے جسم زیادہ مضبوط اور ان کے اعضاء زیادہ طاقتور ہوتے ہیں، اس وجہ سے وہ زیادہ محنت کے کام کرسکتے ہیں اور مشکلیں

جھیل سکتے ہیں، ان کے مقابلہ میں عورتیں کمزور اور نازک ہوتی ہیں، وہ مردوں کی طرح سخت محنت کے کام نہیں کرسکتی ہیں، ان کے اعضاء زیادہ مشقت برداشت نہیں کرسکتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ان کے اندر خوبی یہ ہوتی ہے کہ مزاج کی نرمی اور اعضاء کی نزاکت ان کی طبیعت میں نفاست اور سلیقہ پیدا کرتی ہے، وہ زیادہ ہمدردی و غمگساری کے ساتھ لوگوں کے ساتھ پیش آسکتی ہیں، ان کے اندر حسن و صفائی کا زیادہ احساس ہوتا ہے، ان کی طبیعت کی رقت، مزاج کی نرمی اور فطری ہمدردی اور جذبۂ خدمت کی بنا پر ان کے اندر گھر کے مختلف افراد کے درمیان رشتۂ اتحاد قائم رکھنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور لطافت طبع، نفاست مزاج اور سلیقہ مندی کی وجہ سے گھر کو عمدگی سے چلانے اور چیزوں کو خوش اسلوبی کے ساتھ برتنے کا . . . . ان کے اندر بہت اچھا سلیقہ ہوتا ہے، اس بنا پر اگر مرد و عورت کے درمیان اس طرح ذمہ داری تقسیم کی جائے کہ دولت کی پیدائش کی ذمہ داری مرد کے سر ہے اور دولت کا صرف عورت کی رائے سے ہو، مرد باہر محنت سے کما کر لائے اور عورت خوش اسلوبی کے ساتھ اس سے گھر چلائے، بچوں کی دیکھ بھال، ان کی اصلاح و تربیت، افراد خاندان کی ضرورتوں پر نظر، مہمانوں کا خیال، اعزا و اقربا سے برتاؤ اور دوسرے گھریلو معاملات عورتیں انجام دیں، مشکلات میں مردوں سے مشورہ کریں اور باہمی صلاح اور تعاون سے زندگی کی گاڑی چلائیں، اگر کبھی کسی پیچیدہ معاملہ میں صلاح و مشورہ کے بعد اتفاق رائے نہ ہوسکے تو

ایسے موقع پر مرد کی رائے فیصلہ کن سمجھی جائے، کیونکہ دولت کی پیدائش اور ضروریات زندگی کی فراہمی اس کے ذمہ ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جا و بیجا ہر موقع پر مرد کو بالادستی کے حقوق حاصل ہیں، نہیں فیصلہ کن رائے دینے کا اسے صرف اسی صورت میں حق ہے جب ایمانداری کے ساتھ عورت کی رائے سے اختلاف کی ضرورت محسوس ہو لیکن کسی حال میں عورت کے حقوق میں دخل اندازی کا مرد کو حق نہیں ہے، جہاں تک حقوق کا تعلق ہے عورتوں کے حقوق مردوں پر اسی طرح ہیں جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ، البتہ مردوں کو چونکہ جسمانی اعتبار سے زیادہ قوت حاصل ہوتی ہے، دولت پیدا کرنے کی ذمہ داری بھی ان کے سر ہوتی ہے، اس سے انھیں زندگی کی گاڑی چلانے میں ایک درجہ کی بالادستی کا حق دیا گیا ہے وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ، لیکن جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، اس سے عورتوں کے حقوق میں کوئی کمی کرنے کا حق انھیں نہیں پہنچتا ہے، بلکہ اختلاف رائے کی صورت میں ایک طرح کاسٹنگ ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے تاکہ زندگی کی گاڑی میں کسی وقت بریک نہ لگ سکے اور وہ خوش اسلوبی کے ساتھ سفر حیات طے کرتی رہے۔

خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ اور منی آرڈر فارم کے کوپن پر اپنا نام و پتہ خوشخط تحریر فرمائیں۔
(ادارہ)

(گزشتہ سے پیوستہ)

اُم جمیلہ الٰہ آباد

مُسلمان ماؤں کی ذمّہ داریاں

لباس آج کل تعلیم یافتہ لڑکیوں میں شرمناک عُریاں لباس عروج پر ہے اور نئے فیشن کے فکر میں رہتی ہیں، لباس چاہے جس قسم کا ہو، جس قوم کا ہو، اس سے کوئی غرض اور واسطہ نہیں ہے، اگر احساس ہے تو بس اس کا کہ فیشن میں کسی سے کم نہ رہوں بلکہ میرا ہی سر سب سے اُونچا رہے، باریک تنگ کپڑوں میں ملبوس، ہاتھ عُریاں، پیٹ کُھلا لباس پہنے ہیں، جس پر بہت فخر و غرور ہے کہ میں نئے فیشن کی مالک ہوں، ...... مغرب کے لوگ ہم لوگوں پر اسی وجہ سے ہنستے اور طنز کرتے ہیں کہ ہم جو کام کرتے ہیں اپنا فائدہ اور نقصان سمجھ کر کرتے ہیں اور مشرق کے لوگ بغیر سمجھے بوجھے ہماری تقلید شروع کر دیتے ہیں آپ کا فرض ہے کہ لڑکیوں کو اسلامی لباس کے قیود کی پابندیاں بتائیے سمجھائیے کہ تم مسلمان ہو خدا کی خوشنودی تمام خواہشوں پر مقدم ہے، اسی کے حکم کے مطابق لباس اختیار کرو، خدا کی مرضی کے خلاف عریاں لباس ہرگز نہ اختیار کرو، ایسا لباس نہ پہنو جس میں خودنمائی پیدا ہو، عُریاں لباس کے بغیر بھی علم حاصل کیا جا سکتا ہے، بعض لڑکیاں سادے لباس کا مذاق اُڑاتی ہیں، آپ لڑکیوں کو بتا دیجئے کہ تم علم حاصل کرنے جاتی ہو

فیشن سیکھنے نہیں جاتیں۔ لباس صاف سادہ، اور معمولی ہونا چاہیئے نہ اسقدر بلدیک ہو کہ جسم کی رنگت نظر آئے نہ اس قدر تنگ ہو کہ جسم ظاہر ہو، ہاتھ، پیر اور چہرے کھُلے رہیں، کالج میں جب کوئی تقریب ہو اس موقع پر اچھے کپڑے پہن کر جانے میں کوئی مضائقہ نہیں، اپنے ساتھ جہاں لے جائیے، بہترین لباس ضرور پہنائیے، جس علم کے لئے فیشن اور آزادی ضروری ہو اُس علم کو خیرباد کہیئے۔

سنیما تعلیم یافتہ لڑکیوں کو سنیما بینی کا بیحد شوق ہے، چند لڑکیاں ساتھ ہوئیں اور سنیما پہنچ گئیں، بڑی دلچسپی سے اسکی کہانیاں بتاتی ہیں، اور خوب تنقید و تبصرہ کرتی ہیں، خود بھی ایکٹرسوں کی طرح بننے کی کوشش اور فکر کرتی ہیں، وہیں سے سارا فیشن سیکھتی ہیں، غضب تو یہ ہے کہ والد صاحب اور بھائی صاحب بھی اپنے ہمراہ اس بے حیائی اور بد اخلاقی کے مرکز میں اپنی بہن بیٹیوں کو لے کر پہنچتے ہیں، اللہ تعالےٰ مسلمان باپ بھائیوں کو دین کی سمجھ دے کہ وہ اپنی اولاد کو بُرے کاموں اور بُری باتوں سے بچا سکیں، یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

ناول ناول بھی لڑکیوں کا خاص شغل ہے، ناول کا لین دین لڑکیوں میں ہر وقت رہتا ہے، بڑے شوق سے ناولیں پڑھتی ہیں، اپنی ترقی اور معلومات کا خزینہ سمجھتی ہیں، اس سے خیالات خراب ہوتے ہیں، تہذیب تمدن پر بُرا اثر پڑتا ہے، یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ناول اور افسانے کی جگہ اخلاقی، مذہبی کتابیں، رسالے، افسانے حکایتیں پڑھنے کو دیجئے تاکہ

اخلاق کردار بلند ہوں، اسلامی تہذیب، اخلاق اور معاشرت کی معلومات زیادہ ہوں اور لڑکیاں اپنی دین و دنیا دونوں سنوار سکیں۔

خط و کتابت کالج کی لڑکیوں کا یہ ایک خطرناک شغل ہے اس سے بڑی دلچسپی ہے، کسی سے ایک مرتبہ بھی ملاقات ہوگئی بس خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہوگیا، آپ کو چاہیئے کہ ان کے اس شغل سے آپ دلچسپی رکھئے سوال و جواب خود بھی پڑھئے، اگر اخلاقی، اصلاحی سلسلہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں، اگر تہذیب و اخلاق سے گری ہوئی خط و کتابت ہو، سنیما، ناول سیر و تفریح کے وعدے ہوں تو ایسی خط و کتابت بند کرا دیجئے، گندے خیالات کی مذمت کیجئے، اپنے سامنے جواب لکھائیے، اگر غلطی ہو اسکی اصلاح بھی کر دیجئے، اگر اس ضروری چیز کی طرف سے بے توجہی برتی جاتی ہے تو اپنی لاپرواہی سے اکثر بڑے بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں، بعد میں ندامت اور افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

تصویر کالج کی لڑکیوں کو سہیلیوں کی تصویر جمع کرنے کا شرمناک شوق ہے، جو نئی سہیلی ہوئی، تصویر کی فرمائش پہلے ہوتی ہے، کتنی بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے کہ سہیلیوں کی تصویریں لا کر اپنے گھر کے مردوں کو بھی دکھاتی ہیں، ان حرکتوں سے کبھی کبھی بڑے بڑے واقعات رونما ہو جاتے ہیں، اکثر لڑکیاں مجرم ثابت ہوتی ہیں، لڑکیوں کی تصویریں گھر نہ لانے دیجئے، اگر لے آویں تو اپنے پاس رکھ لیجئے، کبھی کبھی دیکھنے کو دیدیجئے اور اس کی مذمت بھی کرتی رہیئے، چند دن میں یہ شوق کم ہو جائیگا۔

شرم وحیا لڑکیوں کو شرم وحیا سے شرم آتی ہے، وہ باپ، بھائی عزیز، رشتہ دار تو درکنار گھر کی چہار دیواری کو خیر باد کہہ کر سڑکوں، گلیوں پر نثار ہو رہی ہیں، اپنا حُسن بناؤ سنگار عام کر دیا ہے، گلے میں دوپٹے لپیٹے، سر کھلا، باپ بھائی کے دوستوں، سہیلیوں کے بھائیوں سے ہنسی مذاق ہو رہا ہے، ماں، باپ، بھائی بہن، بیٹی بیٹے، دوست احباب سب ایک ساتھ شطرنج اور تاشس کھیلتے ہیں، کیا یہی اسلامی اور مشرقی تہذیب ہے؟ کیا انہی باتوں سے ہم مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ یقیناً ان خرابیوں کے ذمہ دار ماں باپ ہیں، آخرت میں آپ ہی جوابدہ ہوں گے۔

آپس میں لین دین کالج کی لڑکیوں میں ایک پریشان کُن عادت یہ بھی ہوتی ہے کہ جب دیکھو ان کے پاس کوئی نئی چیز نظر آتی ہے اور جب دریافت کرو اپنی چیزیں غائب، بغیر اجازت جس سہیلی کو چاہا دیدیا اور جس سے چاہا لے لیا، اگر تنبیہ کرو تو کہتی ہیں کہ میں اتنی تنگ نظر نہیں ہوں، میں نے فلاں لڑکی کو دیدیا ہے، اس حرکت سے خود لڑکیوں کو بھی دھوکا ہو جاتا ہے، لڑکیاں ذریعہ بن جاتی ہیں، ماں باپ کو جب خبر ہوتی ہے تو خاندانی حمیت و شرافت پر آنسو بہاتے ہیں، لہٰذا آپ کو ہر وقت باخبر رہنا چاہیے تاکہ آئندہ کوئی بات پوشیدہ نہ رہے اور تمام اعمال و افعال کی اصلاح کر سکیں۔

امور خانہ داری زندگی کا یہ رکن تو ایسا ناگوار ہے جیسے ایلوا۔ آپ اس ایلوا کو شکر بنا کر دیجئے، اگر دونوں وقت دو چار کام لیجیے تاکہ کام کی عادت

رہے، سمجھائیے کہ گھر کے کام سے خاکساری اور رحم دلی پیدا ہوتی ہے نوکر بھی انسان ہوتے ہیں، اپنا کام، گھر کا کام کر کے نوکروں کو بھی سہولت پہنچاؤ، گھر کا کام بھی ضروری چیز ہے، بغیر اس کے زندگی دشوار ہے، نوکروں کا محتاج نہ ہونا چاہیئے، گھر کے کاموں سے دلچسپی ہوگی تو تباہ کن دلچسپیوں کا بھی موقع کم ملے گا۔

سونا رات کو سب بچوں کو اپنے ہی کمرہ میں سُلائیے، کچھ دیر دن بھر کے حالات اور واقعات دریافت کیجیے، اگر کوئی اچھا واقعہ بتائیں تو اظہار مسرت کیجیے، اگر ناگوار واقعہ معلوم ہو تو اظہار افسوس کیجئے، خود بھی اچھی اصلاحی اور اخلاقی حکایتیں اور لطیفے سُنائیے، رسولوں، پیغمبروں اور بزرگوں کے حالات بتائیے، تاکہ آپ کی لڑکیاں بھلے بُرے کاموں کی تمیز کر سکیں، یہ ہیں آپ کی ذمہ داریاں، اگر آپ ان ذمہ داریوں کو پورا کر لیجیے تو ضرور لڑکیوں کو کالج میں داخل کیجیے، اگر آپ ان شرائط اور ذمہ داریوں کو نہ پورا کر سکیں تو خدارا اپنی لڑکیوں کو ہرگز کالج میں داخل نہ کیجئے، اگر پڑھانے کا اشتیاق زیادہ ہے تو دینی و مذہبی تعلیم کے بعد گھر ہی پر تعلیم دلا کر امتحان دلوا دیجئے، خدا کے لئے اپنے ہاتھوں اپنی لڑکیوں کو جہنم کے گڑھے میں نہ گرائیے، اپنے بچوں کی دین و دنیا برباد نہ کیجیے، اپنے بچوں کے حال پر رحم کیجئے، کیونکہ یہ بچے آپ کے پاس آپ کی نگرانی میں خدا کی امانت ہیں، اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ حقوق ادا کیجئے، اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

نثار فاطمہ

مُحرّم کی دسؔ تاریخ

محرم الحرام کئی حیثیتوں سے اہم ہے (۱) اسلامی سنہ کی ابتدار اسی ماہ سے ہوتی ہے (۲) اسی ماہ کی دس تاریخ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، اسی ماہ کی دس تاریخ کو روزہ رکھنا مسنون ہے لیکن عوام میں یہ مشہور ہے کہ دس تاریخ کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے یہ خیال غلط ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو یہودیوں کو عاشورہ (محرم کی دس تاریخ) کا روزہ رکھتا ہوا دیکھا، آپ نے فرمایا کہ یہ کون سا دن ہے، یہودیوں نے کہا یہ بڑا بابرکت دن ہے، کیونکہ اس دن خدا نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی قوم کو نجات دی اور فرعون کو غرق کیا، حضرت موسیٰؑ نے اس دن شکرانہ کا روزہ رکھا تھا، اس لئے ہم بھی رکھتے ہیں، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تمھاری بہ نسبت روزہ رکھنے کا زیادہ حق ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی روزہ رہے اور صحابہؓ کو بھی روزہ رکھنے کے لئے فرمایا۔

حضورؐ نے دوسری جگہ فرمایا کہ محرم بزرگی اور فضیلت والا مہینہ ہے اس لئے محرم الحرام کی اہمیت عہد رسالت ہی سے ہے اور آپ نے

اسکی فضیلت بیان فرمائی ہے، اس کی دس تاریخ کو روزہ رکھا ہے اور آخر میں فرمایا تھا کہ اگر آئندہ سال زندہ رہا تو نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔

لیکن آج محرم الحرام کی دس تاریخ کو صرف اس لئے اہمیت دی جاتی ہے کہ اس تاریخ کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بے دردی سے شہید کیا گیا تھا اور اسی بنیاد پر ہر سال اسی تاریخ کو ماتم کیا جاتا ہے جلوس نکالے جاتے ہیں اور نہایت غلط اور غیر شرعی باتیں کی جاتی ہیں، اور مشرکانہ حرکتیں کی جاتی ہیں، ماتم کرنا، بین کر کے رونا، تعزیہ نکالنا یہ ساری چیزیں خلاف شریعت اور گناہ ہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حق کے لئے جان دی، اللہ کے لئے قربانی کی اور نہ صرف اپنے کو بلکہ خاندان کو قربان کر دیا، ان کی شہادت پر ہر سال نوحہ کرنا، ماتم کرنا اور بین کر کر کے رونا کون سی عقل کی بات ہے، اگر حضرت حسینؓ سے محبت ہے تو محبت کا تقاضہ یہ ہونا چاہیئے کہ حق کے لئے اپنی جانیں دی جائیں، خلاف شریعت کسی بات کو برداشت نہ کیا جائے اللہ کے رسولؐ نے بین کرنے پر لعنت فرمائی ہے،

کہتے ہیں کہ ایک بوڑھی ماں اپنے لڑکے کی شادی کر رہی تھی، سارے براتی جمع تھے اور خوشی منائی جا رہی تھی، عین شادی کے وقت ماں ڈھاریں مار مار کر رونے لگی، لوگوں نے گھبرا کر وجہ پوچھی مگر ماں نے جواب نہ دیا اور چیخیں مارنے لگی، گھر والوں اور دوسروں نے اصرار سے پوچھا کیوں روتی ہو! ماں بولی ارے نہ پوچھو کہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا،

آخر بتاؤ تو۔ بولی ارے آج ہی کے دن گزشتہ برسوں میں میرے اسی بیٹے کے سخت درد اُٹھا تھا، لوگوں نے کہا کہ وہ درد اب کہاں؟ اللہ نے فضل کیا، اب شادی کا موقع ہے یہ کون سے رونے کا وقت ہے، بولی واہ مجھ کو وہ وقت یاد آگیا، میرے بیٹے کو ہائے کیسی تکلیف تھی،

یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہر سال حضرت حسینؓ کی شہادت پر ماتم کرتے ہیں اللہ سب کو ہدایت دے۔

سب سے بڑی سنت یہ ہے کہ دس تاریخ کو روزہ رکھا جائے، اسکی بڑی فضیلت ہے اور حضرت حسینؓ کی قربانی، شہادت کو سامنے رکھ کر اپنے اندر حق کے لئے مرنے جینے اور قربانی دینے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

"جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس سے روکیں رُک جاؤ"۔

یہ عین اسلام ہے اور عین شریعت، باقی سب خرافات۔

مناجات ہاتف ایک ایسی مؤثر اور مقبول مناجات جو ہر مصیبت کے وقت پڑھی جا سکتی ہے، اس میں خدا کے تمام نام آگئے ہیں —— قیمت ۳ر

مکتبۂ اسلام، ۳۷، گوئن روڈ، لکھنؤ

صبح کا سماں

سید عبدالرب صوفی

صبح آئی ہے دھوم مچاتی ہوئی
حمد باری کے نغمات گاتی ہوئی

میں اُٹھی ہاں اُٹھیں لیجئے سب اُٹھے
صبح آئی ہے سب کو جگاتی ہوئی

آسماں پر ہے تاروں کی کچھ روشنی
روشنی ہے مگر ٹمٹماتی ہوئی

کچھ اندھیرا بھی ہے کچھ اُجالا بھی ہے
صبح آئی مگر جگمگاتی ہوئی

بھینی بھینی مہک لے کے آئی ہوا
عطر ذکر الٰہی لُٹاتی ہوئی

مُرغ نے "اُذکرُ اللہ" کی بانگ دی
بانگ دی کس قدر جی لُبھاتی ہوئی

واہ وا، پیاری پیاری اذاں گونج اُٹھی
میٹھی میٹھی اذاں تھرتھراتی ہوئی

بھاگتے ہیں شیاطیں ڈرتے ہوئے
پھیلتی ہے اذاں لہر کھاتی ہوئی

میٹھی میٹھی اذاں، دل میں گھر کر گئی
سب کو مسجد کی جانب بُلاتی ہوئی

جان و دل سے سُنی میں نے پوری اذاں
خود بھی ہر لفظ کو گنگناتی ہوئی

میں بھی پہونچی مصلّے پہ کر کے وضو
اپنے معبود سے لَو لگاتی ہوئی

سورۂ الکافرون اور اخلاص سے
پڑھ کے دو سُنّتیں جی لگاتی ہوئی

پھر کئے فرض ادا، اپنے اللہ کو
خود طوالِ(۱) مفصل سُناتی ہوئی

بعد ازاں ہاتھ اُٹھا کر دعا میں نے کی
دیر تک اپنے آنسو بہاتی ہوئی

شغل ذکر و تلاوت میں پھر لگ گئی
آئیں کرنیں یہ مژدہ سُناتی ہوئی

رکعتیں جسکو اشراق کی ہوں عطا
تین سو ساٹھ ہو جائیں صدقے ادا

(۱) فجر و ظہر کی فرض نماز میں طوال مفصل یعنی سورہ حجرات تا سورہ بروج کی درمیانی طویل سورتیں پڑھنا مسنون ہے۔

ناقابل فراموش

> بوڑھی ماں نے کہا بیٹا! اس بڑھاپے میں تم
> مجھے حرام خون کی آمیزش سے بچاؤ

ذیل میں ایک بوڑھی ماں کا واقعہ دیا جارہا ہے جو اس کے اپنے گھر میں پیش آیا اور جس نے اس خاندان کی نہ صرف اصلاح کی بلکہ اس خاندان کو بہت سے جاننے والوں کے سامنے ضرب المثل بھی بنادیا۔

یہ واقعہ ایک بوڑھی بیوہ خاتون کا ہے جو اپنے لڑکے اور بہو کے ساتھ رہتی تھی اور پھر بیوہ اور غریب ماں کی، آپ جانتے ہی ہیں کہ ہمارے خاندانوں میں کتنی کمزور اور بے بسی کی حیثیت ہوتی ہے، خدا یہ بیوگی اور بے بسی کسی پر نہ ڈالے، مگر جس پر یہ وقت آپڑتا ہے اس بیچاری کو اپنے وقار کو بچانے کے لئے بڑی خاموش زندگی گزارنا ہوتی ہے اور ایک طرح سے وہ ایک ایک گھڑی اس طرح گزارتی ہے جیسے وہ کانٹوں کے بیچ میں آگھری ہو یا جیسے اسے ریل کی پٹری پر چلنا پڑ رہا ہو۔

خاتون کے صاحبزادے اس وقت پولیس میں ہیڈ کانسٹبل تھے جو بعد میں سب انسپکٹر اور پھر شاید انسپکٹری سے ریٹائرڈ ہوئے، یہ سنہ ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے، اس وقت شہر میں دو قسم کے پولیس اسٹیشن ہوا کرتے تھے، ایک تھانہ

کہلاتا تھا اور دوسرا چوکی، تھانہ کے انچارج سب انسپکٹر ہوتے تھے اور چوکی کا چارج ہیڈ کانسٹبل کے سپرد تھا،

اس چوکی کے دائرہ میں چنگی کا ایک ناکہ بھی آتا تھا، رمضان کا زمانہ تھا اور ہیڈ کانسٹبل صاحب تازہ تازہ بدل کر یہاں آئے تھے، صبح کا وقت تھا اور ہیڈ کانسٹبل صاحب وہاں موجود نہیں تھے، میں ان خاتون کے گھر مہمان گیا ہوا تھا، اتنے میں باہر سے کسی نے دستک دی، معلوم ہوا کہ باہر ایک سپاہی کھڑا ہے، اس کے ساتھ ایک مزدور اور گولہ کا آدمی بھی، مزدور کے سر پر کوئی دو من وزن کا ایک بورا پیاز کا لدا ہوا تھا، گولہ والے کے آدمی نے کہا کہ اس کے آقا نے ہیڈ صاحب کے استعمال کے لئے رمضان کے تحفے کے طور پر یہ پیاز بھیجی ہے۔

ان بوڑھی خاتون کے کان میں بھی اس بات کی بھنک پڑگئی کہ اس طرح گھر میں پیاز آئی ہے، دوپہر کو وہ جب ظہر کی نماز کے لئے جانماز پر بیٹھیں تو دیر تک روتی رہیں اور دعائیں مانگتی رہیں، جانماز سے اٹھ کر بہو سے کہا کہ میرا کھانا آج سے الگ پکے گا، میں خود بازار سے منگوا کر پکاؤں گی، چنانچہ اپنے لئے انھوں نے بازار سے سامان منگوایا اور پکایا۔

رمضان کی رات نماز تراویح کے بعد بڑی سنسان ہوجایا کرتی ہے لیکن پورے گھر نے وہ رات جاگتے گزاری، ماں نے مصلےٰ نہیں چھوڑا اور بیٹے اور بہو نے بات چیت اور بحث و مباحثہ ترک نہیں کیا۔ صبح تک شاید ماں کی دعاؤں نے میدان جیت لیا تھا، بیٹے نے صبح کی نماز خشوع و خضوع کے ساتھ

ادا کی، نماز ادا کر کے باہر گیا اور مزدور لایا، اور بیمار کے بوڑھے کو لدوا کر گھر لداکر کے گھر پہنچا دیا، پھر آ کر ماں کو سلام کیا اور اس کی گود میں سر دے کر سسکیاں لینے لگا۔

بیوہ ماں نے بیٹے کے آنسو پونچھے، اس کی بلائیں لیں اور کہا کہ بیٹا میں نے حرام خون سے تم سب بچوں کو بچانے کی کوشش کی ہے، اب اس بڑھاپے میں تم سے صرف یہی چاہتی ہوں کہ تم مجھے حرام خون کی آمیزش سے بچاؤ۔

نیک اور خداترس ماں کے لائق بیٹے نے اس عہد کو آخر دم تک نباہا۔ اب وہ ماں اور بیٹے دونوں ہی قبر کی آغوش میں پہونچ چکے ہیں لیکن ان کا یہ واقعہ میرے محلے کے ایک ایک شخص کو یاد ہے اور جب یاد آجاتی ہے تو ہندو اور مسلمان سب ہی ان دونوں ماں بیٹوں کے لئے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

("ایشیا" لاہور)

حُسنِ معاشرت
از: محترمہ خیر النساء صاحبہ بہتر
مسلمان لڑکیوں کے لئے ایک ایسی کتاب
جس میں دینی ہدایات کے ساتھ میکہ سے سسرال تک کے تمام امور خانہ داری سلیقہ شعاری، رہن سہن کے تمام طریقے بتائے گئے ہیں، قیمت ۶۲ پیسے۔
مکتبہ ہلال، ۳۷-گوئن روڈ۔ لکھنؤ

نیاسالینڈ کے مسلمان

(تقی الدین احمد فردوسی، مدینہ یونیورسٹی۔ مدینہ منورہ)

موضع وقوع :-

نیاسالینڈ وسط افریقہ میں واقع ہے، سیاسی طور سے اس کا وفاق روڈیشیا سے ہے، پہلے یہ آزاد ملک تھا جہاں قبائلی طرز کی حکومت تھی لیکن سنہ ۱۸۹۱ عیسوی سے برطانیہ کے زیر اقتدار ہے اور انگریزوں کی حکومت ہے۔

آبادی :-

یہاں کی کل آبادی ۳۰ لاکھ ہے
جس میں حبشی مسلمان تقریباً ۳ لاکھ
" " " عیسائی " ۲۱ لاکھ
اور بقیہ ہندستانی مسلمان اور ہندو ہیں۔

اسلام کی آمد :-

یہاں اسلام عربوں کے ذریعہ تقریباً سنہ ۱۸۵۰ عیسوی میں پہنچا پھر جب سنہ ۱۸۸۰ء میں مغربی ہندستان کے مسلمان تجار یہاں پہونچے، اسوقت اسلام کی مزید اشاعت ہوئی، انھوں نے جگہ جگہ مسجدیں اور دینی مکاتب قائم کئے اور وہاں کے باشندوں کو اسلام کی دعوت دی، پھر کچھ ہی دنوں میں حبشیوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کرلیا۔

مشہور شہر:- نیاسالینڈ کے مشہور شہر حسب ذیل ہیں:-

(۱) زومبا "ZOMBA" یہ نیاسالینڈ کا دار الحکومت ہے، یہاں ہندستانی مسلمانوں کی اکثریت ہے، اس شہر میں ہندستانیوں نے تقریباً ۲۵ مسجدیں تعمیر کی ہیں، جن میں سے دس مسجدوں میں باقاعدہ بچوں اور بچیوں کو ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے، ان مدارس کی سرپرستی اور دینی تعلیم سے متعلق امور کی نگرانی مولانا حاجی آدم صاحب کرتے ہیں۔

(۲) بلنٹیائر "BALNTYRE" یہ مشہور شہر زومبا سے چھوٹا ہے لیکن یہاں بھی ہندستانی مسلمانوں کی اکثریت ہے جو تجارت کرتے ہیں، اس شہر میں قاضی بڑا صاحب گجراتی کے زیر سرپرستی مکاتب قائم ہیں جن میں بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(۳) لمبی "LOMBI" اس شہر میں حبشیوں کی اکثریت ہے اور ہندستانی بہت تھوڑے ہیں، لیکن تمام تجارت چونکہ ہندستانیوں کے ہاتھ میں ہے، اس لئے حبشیوں کی مالی حالت بہت خراب ہے، ان کی اکثریت کاشتکاری کرتی ہے اور تھوڑے ملازمت کرتے ہیں۔ ہندستانی مسلمانوں نے یہاں بھی بہت سی مسجدیں تعمیر کی ہیں جن میں سے تقریباً پانچ مسجدوں میں ابتدائی دینی تعلیم دی جاتی ہے، جس کی نگرانی حافظ عبدالقادر صاحب کرتے ہیں۔

(۴) لیلونگو "Lilongwe" یہ شہر پورے نیاسالینڈ کا تجارتی مرکز ہے

تمام ملک میں بیرونی اشیاء یہیں سے سپلائی کی جاتی ہیں، تجارتی منڈیاں چونکہ مسلمانوں کے پاس ہیں اس لئے وہ کافی مالدار ہیں، یہاں الحاج محمد شاہ ایک دینی مدرسہ کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم کا انتظام ہوگا۔

(۵) کوٹا کوٹا "Kota Kota" اس شہر میں بھی ہندستانی مسلمانوں کی تجارت ہے حبشی مسلمان غربت کی زندگی گزارتے ہیں، ان کی اکثریت کاشتکاری کرتی ہے، تھوڑے سے ہندستانی مسلمانوں کے یہاں ملازمت کرتے ہیں۔

یہاں ایک پرانی مسجد ہے جو عربوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے لوگوں کا خیال ہے کہ جب عرب یہاں آئے تھے اسی وقت انھوں نے اسے تعمیر کیا تھا۔

عام دینی حالت:-

پورے ملک میں ہندستانی اور حبشی مسلمانوں کی دینی حالت اچھی نہیں ہے، ابھی کچھ دنوں پہلے مولانا محمد موسیٰ تبلیغی جماعت لے کر گئے تھے جس سے لوگوں پر اچھا اثر پڑا اور کچھ لوگ ان کے ساتھ دوسرے ملک کے لئے نکلے۔ بعض گھرانوں میں گجراتی زبان کے دینی ماہنامے "التبلیغ" "الاصلاح" اور "پیغام" پڑھے جاتے ہیں، جن کی تعداد بہت کم ہے۔

سیاسی حالت:-

حبشیوں کو خواہ عیسائی ہوں یا مسلمان پوری سیاسی آزادی حاصل ہے

(باقی مضمون ص ۳۳ پر)

راشدہ نظیر پنہاں

انمول موتی

شرم وحیا :-

حضرت زید بن طلحہؓ سے روایت ہے، وہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین کا کوئی امتیازی وصف ہوتا ہے۔ اور دین اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔

(مؤطا امام مالک، سنن ابن ماجہ و شعب ایمان)

دنیا قید خانہ اور جنت :-

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے (مسلم)

دولت اور فتنہ :-

حضرت کعب بن عیاض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ہر امت کے لئے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری اُمت کی خاص آزمائش مال و دولت ہے۔

(ترمذی)

خاصان خدا اور عیش :-

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا تو نصیحت فرمائی کہ معاذ آرام طلبی

اور خوش عیشی سے بچتے رہنا، اللہ کے خاص بندے آرام طلب اور خوش عیش نہیں ہوا کرتے۔ (مسند احمد)

اخلاق کی دُعا :-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ تو نے اپنے کرم سے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے، اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کردے۔ (مسند احمد)

دوسروں پر رحم اور اللہ کی رحمت :-

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ لوگ اللہ کی خاص رحمت سے محروم رہیں گے، جن کے دلوں میں دوسروں کے لئے رحم نہیں ہے اور جو دوسروں پر ترس نہیں کھاتے۔

(بخاری و مسلم)

نیا سالینڈ کے مسلمان

(بقیہ مضمون ص ۲۹)

اور وہ ملک کی سیاست میں بلا امتیاز حصہ لیتے ہیں لیکن یہ مراعت غیر ملکیوں کے لئے نہیں ہے، خواہ ان کی قومیت نیا سالینڈ کی کیوں نہ ہو۔

عام تعلیمی حالت :- پورے ملک میں چار یونیورسٹیاں ہیں جن میں مخلوط تعلیم ہوتی ہے، ان یونیورسٹیوں کے علاوہ عیسائی مشنری کی بھی کئی یونی ورسٹیاں ہیں۔

لڑکی کو رخصت کرتے وقت

ماسٹر خلیل ملکاپوری

اے مری دختر، مری لختِ جگر نورِ نظر
بے زباں بے بس آل بخت تو سے بے خبر
تیری شادی دھوم سے میں نے رچائی واقعی
جائے گی کس گھر، تجھے لیکن نہیں ہے آگہی

ہاں تیرا بچپن سے اب تک کا زمانہ یاد ہے،
ڈانٹنا، پھٹکارنا، تجھ کو رُلانا یاد ہے

تو نے خدمت میں ہر اک بچہ پہ میرے جان دی
پیار کی خاطر ہر اک راحت سدا قربان کی
آ تجھے رخصت سے پہلے تھام کر دل، بول لوں
کپکپاتے لب کا تیرے آج تالا کھول لوں

میری عزت، میری عظمت، ناک میری آن تو
رُوح میری جگمگاتی خاندانی شان تو

اب نئے ماں باپ تیرے یہ تیری سسرال ہے
اُن کی خوشیوں پر تری اُمید کا اقبال ہے
تیری خوش اخلاقیوں سے گھر کی رونق گر بڑھے
یا خدا بے چین دل میں باپ کے راحت پڑے

آبرو ماں باپ کی رکھنا ترے ہی ہاتھ ہے
باخلیلِ مضطرب کی ہر دعا اب ساتھ ہے

محترمہ خیر النساء صاحبہ بہتر

تم کیا کرو؟

سویرے اُٹھنے کی عادت ڈالو کہ دن بھر کی ضرورتوں کو تم بآسانی پورا کر سکو اور ایک آدھ گھنٹہ نکال کر دم بھی لے لو۔ قاعدہ یہ رکھو کہ سویرے اُٹھ کر بچوں کو فارغ کر کے بستر پر لٹا دو، کپڑے اور بستر پہلے سے ٹھیک رکھو، گدا اور چمڑا احتیاط کے لئے، اور نہالچے حسب ضرورت تکیہ، بینڈ ٹب موجود رکھو اور صاف رکھو تاکہ وقت پر دقت نہ ہو اور گندگی سے بیماری پیدا نہ ہو جائے، اور دوائیں بھی اُن کے ہر مرض کی تیار رکھو کہ وقتاً فوقتاً کام آتی رہیں اور وقت پر پریشانی نہ ہو فرض کرو اگر رات کو بچے کی طبیعت خراب ہو گئی، گود میں بچہ مچلا جاتا ہے بستر پر تڑپا جاتا ہے، اگر یہ دوائیں موجود ہیں تو بہت جلد یہ تکلیف رفع ہو سکتی ہے ـــ دو چار درخت اپنے گھر میں لگا لو جیسے گلاب، چنبیلی، گل صد برگ وغیرہ ان سے ہوا بھی بنے گی اور وقت پر کام بھی آئیں گے۔ ناشتہ وغیرہ سے فراغت کر کے کلام مجید پڑھو یا کتاب دیکھو کیونکہ اکثر وقت بچوں کے سونے کا ہوتا ہے صبح دن چڑھے تک سونا منحوس ہے ایسی سونے والی بیبیاں نماز سے محروم رہتی ہیں، یہ بہانہ مل جاتا ہے کہ کپڑے نجس ہیں، یہ کفران نعمت ہے، خدا نے اولاد دی اس کے عوض نماز کھو بیٹھیں۔

گھر کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کو نیک بنانے کی بھی کوشش کرتی رہو، تم جتنی نیک اور اللہ والی ہوگی، اتنے ہی بچے اور بچیاں اچھے اطوار کے ہوں گے، اپنے سارے دن کے پروگرام میں پانچوں نمازوں کے علاوہ قرآن کی تلاوت، ذکر و اذکار، دعا کی بھی عادت ڈالو، دعا سب سے بڑی نعمت ہے یہ عبادتوں کی مغز ہے، اس سے دماغ کو سکون اور دل کو راحت نصیب ہوتی ہے اور فکروں سے نجات ملتی ہے، خدا کو دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ، فرمایا تمہارے رب نے مجھ کو پکارو میں جواب دوں۔ جہاں تک ممکن ہو اس مبارک مشغلہ میں بسر کرو تاکہ تم کو مالک حقیقی کی خوشی و رضامندی حاصل ہو، اس کے باعث تم دنیا میں بھی خوش نصیب کہلاؤ گی اور آخرت میں بھی کامیاب ہوگی۔

اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تم التزام کر لو کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد اور خاص کر فرض کے بعد خدا کے حضور نہایت عاجزی اور انکساری سے اس یقین کے ساتھ کہ اللہ کو تم سے محبت ہے وہ تمہاری ہر بات سنتا ہے، ہاتھ پھیلا کر خوب اچھائی مانگو، برائی سے پناہ چاہو، جو غم یا پریشانی ہو اس کو پیش کر کے دور کرنے کی دعا کرو۔ حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والا ہلاک اور برباد نہیں ہوتا، تم چند دن یہ عمل کر کے دیکھو تو! تمہارے دماغ و دل کو سکون ملتا ہے اور کتنا زیادہ ملتا ہے، یہ میرا ذاتی تجربہ بھی ہے کہ دعا کی برکت سے ساری پریشانی دور ہوگئیں اور اللہ نے ایسے ایسے الطاف و عنایات کی بارش فرمائی کہ کہہ نہیں سکتی۔

چند مفید نسخے

سُکھائی ہوئی سبزیاں :۔

ہر روز سودا منگواتے ہوئے یہ مسئلہ پیدا ہوجاتا ہے کہ کیا پکایا جائے موسمی سبزیوں کی تعداد محدود ہوتی ہے اور گھر کے مختلف افراد طرح طرح کی بولیاں بولتے ہیں۔

"یہ نہیں کھانا۔"

"وہ نہیں کھانا۔"

"ہر روز کدو، ہر روز کدو۔"

"آج پھر آلو پکے ہیں۔ توبہ ہے بھئی، ہمارا تو ناک میں دم آگیا۔ آلو کھاتے کھاتے!"

"بھئی ان بینگنوں سے نجات بھی ملے گی یا نہیں۔"

اب گھر والی بیچاری کیا کرے، وہی چیزیں پک سکتی ہیں جو موسم کے مطابق بازار میں موجود ہوں اور ان کی تعداد آخر کتنی ہوتی ہے کہ مہینے کے ہر دن میں نئی چیز پکے۔

اس مشکل کو حل کرنے کے لئے ایک آسان نسخہ یہ ہے کہ بے موسمی سبزیاں بھی مہیا رکھی جائیں وہ اس طرح کہ جن سبزیوں کا موسم ہو ان میں سے جو سبزیاں سکھائی جاسکتی ہوں، انھیں سکھا کر رکھ لیا جائے اور پھر جب ان کا موسم

ختم ہو چکا ہو تو دوسرے موسم کی سبزیوں کے ساتھ ساتھ ان سوکھی ہوئی سبزیوں کو بھی گاہے گاہے پکا کر تنوع پیدا کر لیا جایا کرے، یہاں ان چند سبزیوں کا ذکر ہے جنھیں سکھایا جا سکتا ہے، شلجموں کے موسم میں شلجم گول گول کاٹ کر ان کے ہار سے پرو لئے جائیں اور انھیں دھوپ میں سکھا لیا جائے، اور پھر جب شلجموں کا موسم گزر چکا ہو تو انھیں گوشت میں یا سادہ پکا لیا جایا کرے، عموماً سوکھی سبزی کو پکانے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ایک رات پہلے اسے بھگو دیا جایا کرے اور دوسرے دن اچھی طرح دھو کر پکا لیا جائے۔

اسی طرح مٹروں کو بھی سکھا کر محفوظ کیا جا سکتا ہے، یہ سکھائے ہوئے مٹر جب گوشت میں پکائے جائیں تو بڑے ہی عمدہ پکتے ہیں۔

اسی طرح گوبھی اور سرسوں کے ساگ کو بھی سکھا کر رکھا جا سکتا ہے۔

عام گھروں میں کھانا پکاتے ہوئے ٹماٹر کا استعمال بہت اچھا سمجھا جاتا ہے، اس سے سالن میں ایک خوشگوار سی کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے، مگر اسے اس وقت تک استعمال کیا جا سکتا ہے جب تک ٹماٹروں کا موسم ہو۔ اب اگر ان ٹماٹروں کو بھی سکھا لیا جائے تو سارا سال استعمال ہو سکتا ہے۔ ٹماٹروں کو سکھا کر استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک ٹماٹر کو چار چار پانچ پانچ حصوں میں اس طرح کاٹا جائے کہ نیچے سے وہ جڑے رہیں پھر انھیں دھوپ میں رکھ دیا جائے، چند ہی دن دھوپ میں رکھنے کے باعث یہ سوکھ جائیں گے، اس کے بعد جب وہ اچھی طرح سوکھ چکے ہوں تو انھیں پیس کر ڈبے میں بھر لیا جائے، جب ٹماٹروں کا موسم نہ ہو تو کھانا پکاتے

ہوئے انھیں پسے ہوئے ٹماٹروں کا ایک چمچہ کھانے میں ڈال دیں تو کھانا بہت عمدہ پکے گا۔

سبزیاں سکھانے کے سلسلے میں پیاز سکھانا بھی کافی مفید ہوتا ہے، ویسے تو پیاز ایسی چیز ہے جو ہر موسم میں موجود ہوتی ہے، تاہم یہ ضرور ہے کہ کبھی سستی ہوتی اور کبھی بہت گراں بکنے لگتی ہے، چنانچہ جس موسم میں پیاز سستی ہو اس میں ضرورت بھر پیاز کاٹ کر سکھا لی جائے، اس کا رنگ اسی طرح سرخ ہو جائے گا جس طرح گھی میں سرخ ہو جاتا ہے، پھر اس سوکھی ہوئی پیاز کو سنبھال کر رکھیں، یہ سوکھی ہوئی پیاز عام سالن پکانے میں تو استعمال نہیں ہوتی مگر کھچڑی، پلاؤ وغیرہ پکاتے ہی یہ بہت مفید ثابت ہوتی ہے، ان چیزوں کو بگھارتے وقت گھی میں تھوڑی سی یہی سوکھی پیاز ڈال لیں، چونکہ یہ پہلے خوب سوکھی ہوئی اور کچھ سرخ سی ہوتی ہے، پھر اس کو گھی سے نکال کر سل بٹے پر یا کونڈی ڈنڈے میں پیس لیں اور پھر کھچڑی یا پلاؤ کے اُبلتے ہوئے پانی میں ڈال دیں، اس سے دو تین فائدے ہوتے ہیں، ایک تو سستے موسم کی خریدی ہوئی پیاز استعمال ہونے کے باعث کفایت رہتی ہے، دوسرے تازی پیاز سرخ کرنے پر جو زیادہ وقت صرف ہوتا ہے وہ بچ جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ یہ سوکھی ہوئی پیاز تازی پیاز کی بہ نسبت تھوڑی ڈالی جاتی ہے، اس کے باوجود چاولوں پر بڑا عمدہ اور خوشنما رنگ آ جاتا ہے۔

استری

جب کپڑوں کو استری کرنے لگیں تو بعض کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ کتنی ہی گرم استری پھیری جائے، ان کی سلوٹیں دور نہیں ہوتیں، چنانچہ

استری کی صفائی کے لئے یہ طریقہ مفید ہے کہ استری کرنے سے کچھ دیر پہلے کپڑوں پر پانی کے چھینٹے دے کر پھر انھیں اچھی طرح گول کر کے ان سب نم کئے ہوئے کپڑوں کو ایک چلمچی میں رکھ کر چند منٹوں کے لئے اسے اوپر سے اچھی طرح ڈھک دیں، اسی طرح کرنے سے کپڑوں میں ایسی اچھی نمی پیدا ہو جائے گی کہ پھر جب استری کی جائے گی تو بہت صاف اور عمدہ ہوگی اور چاہے کسی قسم کا کپڑا ہو، سلوٹ دور ہو جائے گی۔

شیشے کے برتن شیشے کے برتنوں کو دھونے کے لئے اگر آٹا اور نمک ملا کر اس کے ساتھ ان برتنوں کو دھویا جائے تو بہت صاف ہو جاتے ہیں اور اس کے علاوہ ان میں چمک بہت زیادہ آجاتی ہے۔

دروازے کھڑکیاں کمروں میں سفیدی کرانے کے بعد عموماً کھڑکیوں اور دروازوں پر سفیدی کے داغ پڑ جاتے ہیں، انھیں اگر گیلے کپڑے سے صاف کیا جائے تو دروازوں، کھڑکیوں کا روغن خراب ہوتا ہے انکی صفائی کے لئے سرسوں کا تیل اور پانی ملا کر اچھی طرح گھول لیا جائے اور پھر ایک کپڑے کی گدّی سی بنا کر اس مرکب سے کھڑکیاں دروازے صاف کر لئے جائیں سفیدی کے داغ آسانی سے چھُٹ جائیں گے اور روغن بھی محفوظ رہے گا۔

شیشے دروازوں، کھڑکیوں، الماریوں کے شیشے صاف کرنے ہوں یا عام آئینے، انکی صفائی کیلئے میتھیلیٹڈ اسپرٹ بڑی مفید ہے، تھوڑی سی روئی لیکر یا کپڑے کی چھوٹی سی گدّی بنا کر اسپرٹ لگا لگا کر شیشے پر رگڑنی چاہیئے، ہر قسم کے داغ دور ہو کر شیشہ صاف شفاف نکل آئے گا۔

ماہنامہ "بتول" لاہور

بچّوں کی

قصصُ الانبیاءَ

اب سے کئی سال پہلے بچّوں کی قصص الانبیاء کے الگ الگ حصّے طبع ہوئے تھے جنمیں ہر ایک حصہ ایک نبی کے حالات پر مشتمل تھا، اب یکجائی کئی انبیاء کے حالات پر مشتمل بڑے حصّے شائع ہو گئے ہیں سردست دو حصّے طبع ہوئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل ترتیب کے لحاظ سے انبیاء کرام کے واقعات ہیں۔

حصّہ اوّل، اس حصہ میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام کے سچّے اور مؤثر واقعات و حالات ہیں ـــــــــ قیمت ۱ روپیہ ۴ر

حصّہ دوم، اس حصّہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام کے واقعات درج ہیں۔

قیمت ـــــــــ ایک روپیہ بیس نئے پیسے۔

یہ کتابیں ہر مسلمان بچے اور بچیوں کے پڑھنے کے لائق ہیں خصوصاً ان بچوں کیلئے از بس ضروری ہیں جو موجودہ تعلیمی اداروں اور اسکولوں میں زیر تعلیم ہیں، ان واقعات میں دینی عقائد، اسلامی تعلیم اور توحید و شرک کا ذکر واقعات کی روشنی میں اچھا خاصا اور مؤثر طریقہ سے آگیا ہے، ابھی تیسرا اور چوتھا حصہ طبع ہونا باقی ہے

قیمت ہر دو حصہ دو روپیہ بیس نئے پیسے

مکتبہ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ۔ لکھنؤ